چند منامی بشارتیں جو علمی دنیا میں ہو بہو حقیقت بن کر سامنے آتی رہیں

شیخ الحدیث حضرت العلامہ مولانا مفتی محمد فرید صاحب مدظلہ صدر المدرسین دارالعلوم حقانیہ

میں، محمد فرید، اور چند اہل علم جامعہ اسلامیہ سے حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مدنی سے ملاقات کے لئے دارالعلوم حقانیہ آئے وہ دارالعلوم کی مسجد کے محراب میں تشریف فرما تھے جبکہ اس وقت یہ پایۂ تکمیل کو نہ پہنچی تھی۔ تو مجلس کے برخاست کے وقت ایک نوجوان سے ہمارے بعض رفقاء کے متعلق سخت کلام سنا گیا جس سے ہمیں بھی معمولی سا صدمہ پہنچا۔ تو رات احقر کو خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ نے جو کہ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق جیسا شکل رکھتا تھا، مجھے فرمایا کہ ناراض نہ ہو نا یہ محراب تمہارے لئے بنائی گئی ہے۔ (چنانچہ اسی مسجد کی پانچ وقتہ نمازوں کی امامت اس خواب کی عملی تعبیر ظاہر ہو چکی ہے۔)

امام العلماء مولانا عبدالمالک صدیقی دارالعلوم حقانیہ کو اپنا ذاتی مدرسہ سمجھتے تھے

حضرت شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین غورغشتیؒ اور حضرت امام العلماء مولانا عبدالمالک صاحب صدیقی تمام دیوبندی مسلک کے مدارس کے سرپرست تھے لیکن دارالعلوم حقانیہ کو اپنا ذاتی مدرسہ سمجھتے تھے تو حضرت صدیقی نے مجھے خط میں لکھا کاش! اگر تم دارالعلوم حقانیہ میں ہوتے۔ یہ خط مولانا سلطان محمود صاحب مرحوم نے دارالعلوم کے محافظ خانہ میں رکھا۔ تو حضرت صدیقی کے تمنا اور حضرت شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیر الدین غورغشتیؒ کے اشارہ کے بنا پر خادم نے دارالعلوم حقانیہ آنے کا ارادہ کیا۔ تو جب مولانا سلطان محمود صاحب مرحوم (دارالعلوم کے ناظم اول) مجھے

استخارہ میں دارالعلوم کی جنوبی دیوار پر لکھا ہوا تھا مَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا چنانچہ میں بڑے اطمینان سے دارالعلوم چلا آیا

دارالعلوم حقانیہ سے جانے کے لئے زور دی آئے تو خادم نے استخارہ کیا اور بین النوم والیقظہ ہونے کی حالت میں مجھے دارالعلوم حقانیہ کے جنوبی دیوار کے پاس ایک بورڈ نظر آیا جس پر لکھا گیا تھا من دخلہ کان آمنا۔ اور میں بڑے اطمینان کے ساتھ دارالعلوم آیا۔

مولانا سلطان محمود صاحب کے متعلق ایک خواب یاد آیا کہ حضرت مولانا شیخ الحدیث کی حالت صحت میں خادم نے ایک خواب دیکھا کہ خانہ کعبہ کے مطاف میں طائفین کا بہت ازدحام ہے اور مولانا سلطان محمود صاحب جو کہ طواف کے انتظام کیلئے کوشش کرنے میں ناکامی سے خائف ہیں تو خادم نے ان کو کہا کہ گھبرائے مت میں آپ کے ساتھ ہوں، جس کی واضح تعبیر دارالعلوم حقانیہ میں تقرر ان کی گویا معاونت ہے

پھر حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب نے مجھے اجازت حدیث سے نوازا اور پھر علالت اور کمزوری کے وقت بغیر میرے مطالبہ کے مجھے اولاً بخاری شریف جلد اول، اور ثانیاً ترمذی شریف جلد اول کی تدریس حوالہ کی۔ اور میری موجودگی میں بعض علماء کو فرمایا۔ کہ مفتی صاحب دارالعلوم حقانیہ کے روح رواں ہیں۔ اور وفاق کے ایک نگران کو فرمایا کہ مفتی صاحب ہمارا شیخ الحدیث اور صدر مدرس ہے۔ اور وفات سے کئی دن قبل خادم کو فرمایا کہ اس گاڑی کو چلائے رکھیں، رو کنے نہ دیویں۔ خادم نے حضرت شیخ الحدیث کی حالت صحت میں خواب دیکھا کہ میں حضرت مولانا عبدالحق صاحب کے پاؤں دباتا ہوں۔ تو موافق حدیث عزالمحدثین ہیں۔ تو جب خادم نے ان کو یہ خواب بیان کیا تو بہت خوش ہوئے اور حسب عادت تواضع کے الفاظ کہے۔

بقیہ ص ۵۰۱ سے

جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے اساتذہ اور طلباء

مولانا سمیع الحق صاحب نے دارالعلوم پہنچنے پر ان کا خیر مقدم کیا۔ دارالحدیث میں طلبہ و اساتذہ کی ترحیبی تقریب میں مولانا شیر علی شاہ صاحب نے مؤثر اور پُرجوش خطاب فرمایا، اور مہمان طلبہ نے ہمارے ہاں کے درس و تدریس کے قدیم نظام، مقاصد اور جذباتِ دینی کا ذکر کیا، اور یہ کہ یہ لوگ کس خلوص سے تحصیلِ علم کے بعد دین کے عظیم کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔

جواب میں وفد کے قائد جناب مجید حریری مکی نے مؤثر تقریر کی۔ اس کے بعد دارالعلوم کے وسیع کتب خانہ کے ہال میں مہمانوں کی چائے سے تواضع کی گئی، اس دوران بھی معلومات کا تبادلہ جاری رہا۔ مہمانوں نے الشیخ محمود الحصری مرحوم کی مسجل قرآن مجید کا ایک سیٹ اور دیگر قابل قدر ہدایا پیش کیے۔

اتنے سارے علماء و طلباء کی متشرع شکل و صورت، علمی انہماک اور اسلامی علوم و فنون کے مکمل نظام درس، یہ سب چیزیں ان حضرات کیلئے تعجب و حیرت کا باعث بنیں۔ جاتے وقت معزز مہمان طلبہ نے از خود تقریباً بیس ہزار روپے کی رقم اکٹھی کر کے دارالعلوم کو پیش کی جسے دارالعلوم نے ان کی بے حد خواہش اور اصرار پر قبول کیا۔ ایسے معزز مہمان طلبہ کے حالتِ سفر میں یہ عطیہ قبول کرنے سے مولانا سمیع الحق بے حد انکار کرتے رہے، مگر بعد میں ان کی دل شکنی کے احتمال سے یہ مبارک عطیہ دارالعلوم کے لیے باعثِ خیر و برکت سمجھ کر قبول کر لیا۔